Al-Mīthāq ***Research Journal of Islamic Theology***
ISSN: 2791-0989 P, 2791-0997 E
Volume 03, **Issue** 01, January-June 2024, **PP**: 281-292
Open Access at: https://almithaqjournal.org/

Article QR

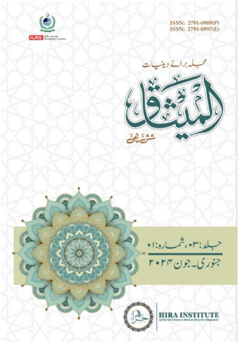

عقائد، عبادات اور معاشرت سے متعلق منتخب قرآنی آیات کا تحقیقی مطالعہ: ایسر التفاسیر کی روشنی میں

Research Study of Selected Qur'anic Verses related to Beliefs, Worship and Society: In the Light of Aysar al-Tafāsīr

1. Fawad Yaseen abbasifawad786@gmail.com	*MPhil Scholar,* *Department of Islamic Studies,* *University of Education, LMC Lahore.*
2. Dr. Muhammad Sajjad Malik muhammad.sajad@ue.edu.pk	*Assistant Professor,* *Department of Islamic Studies,* *University of Education, LMC Lahore.*

How to Cite:	Fawad Yaseen and Dr. Muhammad Sajjad Malik. 2024: “Research Study of Selected Qur'anic Verses related to Beliefs, Worship and Society: In the Light of Aysar al-Tafāsīr”. *Al-Mīthāq (Research Journal of Islamic Theology)* 3 (01): 281-292.
Article History:	**Received**: 10-06-2024	**Accepted**: 24-06-2024	**Published**: 30-06-2024
Copyright:	**©The Authors**
Licensing:	This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License
Conflict of Interest:	Authors declared no conflict of interest

Abstract & Indexing

DRJI, Advanced Sciences Index, CiteFactor, Asian Research Index, SCI, Google Scholar, اردو جرائد اشاریہ, تحقیقات تحقیقاتی اشاریہ, ADL Asian Digital Library, EuroPub

Publisher

HIRA INSTITUTE *of Social Sciences Research & Development*

عقائد،عبادات اور معاشرت سے متعلق منتخب قرآنی آیات کا تحقیقی مطالعہ: ایسر التفاسیر کی روشنی میں

Research Study of Selected Qur'anic Verses related to Beliefs, Worship and Society: In the Light of Aysar al-Tafāsīr

1. **Fawad Yaseen**
   MPhil Scholar, Department of Islamic Studies, University of Education, LMC Lahore.
   abbasifawad786@gmail.com

2. **Dr. Muhammad Sajjad Malik**
   Assistant Professor, Department of Islamic Studies, University of Education, LMC Lahore.
   muhammad.sajad@ue.edu.pk

Abstract:

The research study, “Research Study of Selected Qur'anic Verses related to Beliefs, Worship and Society: In the Light of *Aysar al-Tafāsīr*,” delves into the intricate interpretations of key Qur'anic passages, exploring their implications on Islamic theology, ritual practice, and social dynamics. With *Aysar al-Tafāsīr* serving as the main exegetical framework, the research carefully considers the ways in which these verses express fundamental ideas, mold devotional rituals, and impact social mores among Muslims. The exegete's hermeneutical techniques are highlighted by the analytical approach, which also reveals complex interpretations of eschatological themes, the prophetic mission, and divine qualities. The research goes on to clarify the practical aspects of worship by emphasizing the required actions of devotion and their spiritual meaning as understood by *Aysar al-Tafāsīr*. The chosen verses are examined in the context of society for their teachings on moral behavior, social justice, and intergroup harmony. This analysis provides insights into the Qur'anic ideal of a moral and just society. By contrasting traditional exegesis with contemporary readings, the research critically engages with current scholarly discourse and offers a thorough assessment of the verses' ongoing importance. This academic project is an important resource for comprehending the dynamic interaction between religious texts and lived experience in the Islamic tradition, in addition to making a significant contribution to the subject of Qur'anic studies. The study provides a complex tapestry of ideas that connects current and past interpretations of the Qur'ān, reaffirming the significance of classical *tafsīr* in Islamic philosophy by highlighting the contributions of *Aysar al-Tafāsīr*.

Keywords: *Aysar al-Tafāsīr, Qur’anic Verses, Beliefs, Worship, Society, Exegesis.*

تعارف

قران کریم کے اولین مفسر خود رسول اللہ ﷺ تھے۔ آپ ﷺ کے بعد صحابہ کا دور آتا ہے جن میں تفسیر کے حوالے سے نمایاں مقام عبداللہ بن عباس اور دوسرے چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ہے۔ صحابہ کے بعد تیسرا دور تابعین کا، پھر تبع تابعین کا اور یہ سلسلہ اسی طرح آج تک جاری و ساری ہے۔ ہر دور میں ہر صاحب علم نے اپنے اپنے ذوق اور استعداد کے مطابق قران فہمی کو آسان بنانے کی کوشش کی ہے۔ ماضی بعید اور قریب کی تمام ترکاوشوں کا مقصد قران فہمی کو آسان بنا کر عوام و خواص کا قران کریم سے عملی ربط مضبوط کرنا تھا اس لیے کہ خود رسول ﷺ نے اس عملی ربط کی مضبوطی پر یہ نوید سنائی ہے کہ:

تَرَكْتُ فِيكُمْ أَمْرَيْنِ، لَنْ تَضِلُّوا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا: كِتَابَ اللَّهِ وَسُنَّةَ نَبِيِّهِ۔ [1]

میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں جب تک انہیں مضبوطی سے تھامے رکھو گے ہرگز گمراہ نہ ہو گے۔ اللہ کی کتاب اور اس کے نبی کی سنت۔

اس کے علاوہ قران کریم میں کامیابی کے جو اصول و ضوابط بیان کیے گئے ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ قران سے عملی تعلق کو مضبوط سے مضبوط تر بنایا جائے۔ اس کو اللہ تعالی نے قرآن مجید میں ان الفاظ میں ذکر کیا ہے۔

وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا۔ [2]

سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقے میں نہ پڑو۔

حبل اللہ یعنی اللہ کی کتاب سے یہ مضبوطی اسی صورت ممکن ہے کہ قران کے مفہوم و پیغام کو آسان کر کے سہل انداز میں عوام کے سامنے پیش کیا جائے۔ زیرِ نظر مقالہ اسی سلسلے کی ایک کاوش ہے۔ اختصاصی مطالعہ کے لیے تفسیر "ایسر التفاسیر" کا انتخاب درج ذیل وجوہات کے پیشِ نظر کیا گیا ہے:

- یہ تفسیر قرآنی آیات کی عملی تطبیق اور پیغام کے حوالے سے دور حاضر کی نمایاں ترین تفسیر ہے بلکہ اس حوالے سے ماضی قریب اور بعید کی تمام تر تفاسیر میں اس کا ایک نمایاں مقام ہے۔
- دوسری وجہ یہ ہے کہ اس کا اسلوب بہت عام فہم ہے اور آسان ہے۔
- تیسری وجہ یہ ہے کہ اس تفسیر پر پہلے ماضی میں اور دور حاضر میں کوئی مستند قابل ذکر کام نہیں ہوا سوائے ایک انتہائی مختصر آرٹیکل "ایسر التفاسیر اور اضواء البیان فی تفسیر القرآن کا تقابلی مطالعہ" کے جس کو زین العابدین اریجو نے لکھا ہے۔ یہ آرٹیکل مجلہ بیان الحکمۃ میں سن 2017ء میں شائع ہوا۔ اس آرٹیکل میں اس تفسیر کا مختصر تعارف، اسلوب اور منہج کو ذکر کیا ہے جو کہ اس تفسیر کے صحیح تعارف کے لیے ناکافی ہے۔ اس لیے سابقہ کام کا جائزہ بھی اس بات کا متقاضی ہے کہ اس تفسیر میں موجود قرآن مجید کی آیات کے عملی پیغامات پر کوئی قابل ذکر کام ہونا چاہیے۔ البتہ تفسیر پر کلام سے قبل صاحبِ تفسیر کی مختصر سوانح بیان کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔

مصنف کی مختصر سوانح

آپ کا مکمل نام جابر بن موسی بن عبد القادر بن جابر بن عبد اللہ ابو بکر الجزائری ہے۔ آپ سن 1921ء میں الجزائر کے جنوب میں واقع شہر لیرہ میں پیدا ہوئے۔ ایک سال کی عمر میں تھے کہ والد محترم وفات پا گئے تھے اور والد کے انتقال کے بعد آپ کی والدہ ماجدہ جو کہ بذات خود ایک نیک پارسا خاتون تھیں نے آپ کی تعلیم و تربیت کا بھرپور اہتمام فرمایا۔ چنانچہ اسی تربیت کے نتیجہ میں شیخ ابو بکر الجزائری نے صرف بارہ سال کی عمر میں قرآن کریم مکمل حفظ کر لیا تھا۔ اسی دوران لغت کی بعض کتب اور فقہ مالکی کے بعض متون بھی یاد کر لیے تھے اور اس کے بعد مشہور شہر بسکرہ منتقل ہو کر دیگر تمام دینی اور دنیاوی علوم کی تکمیل کی۔ [3]

اپنی تعلیم کو جاری رکھنے کے ساتھ ساتھ شیخ نے ابتدائی مدرسہ میں تدریسی فرائض بھی سرانجام دینا شروع کر دیے۔ کم و بیش ایک سال پڑھانے کے بعد آپ نے مشہور عالم شیخ الطیب ابو قیر سے توحید اور سنت نبوی میں بھرپور استفادہ کیا۔ ابھی آپ تعلیم و تدریس میں مصروف تھے کہ فرانسیسی استعمار نے آپ پر سختی شروع کر دی جس کی وجہ سے آپ کو شہر مدینہ کی طرف ہجرت کرنا پڑی۔ تقریبا 1380ھ سے لے کر 1406ھ تک جامعہ اسلامیہ میں ایک طویل عرصہ اپنی خدمات سرانجام دیں۔ مدینہ یونیورسٹی کے

ابتدائی اساتذہ میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں پچاس سال مسجد نبوی میں درس کا اہتمام فرمایا جو کہ ایک بہت بڑی سعادت ہے۔ لوگوں کی کثیر تعداد آپ کے درس میں شریک ہوتی رہی۔ جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ میں تدریس کے دوران رابطہ عالم اسلامی میں مشیر اور معاون کی حیثیت سے خدمات بھی سرانجام دیں۔ آپ کی وفات 4 ذوالحجہ 1439 ہجری بمطابق 15 اگست 2018ء کو ہوئی۔

تصنیف و تالیف

آپ کا رجحان ابتدائی زمانہ سے ہی تصنیف و تالیف کی طرف تھا۔ لہذا آپ نے مختلف اوقات میں مختلف علوم وفنون سے متعلق کتب تحریر کیں جن کی تعداد اسی (80) کے قریب بتائی جاتی ہے۔ ان میں نمایاں کتب ایسر التفاسیر، منہاج المسلم، ہذا الحبیب اور عقیدہ مومن قابل ذکر ہیں۔ زیرِ نظر مقالہ چونکہ آپ کی تفسیر "ایسر التفاسیر" سے متعلق ہے اس لیے آئندہ سطور میں اس تفسیر کا تعارف پیش کیا جاتا ہے۔

ایسر التفاسیر۔۔۔ تعارف و خصوصیات

ایسر التفاسیر ایک مشہور دعوتی اسلوب والی تفسیر ہے جو کہ دنیا کی مختلف جامعات اور اداروں میں ایک نصابی کتاب کی حیثیت سے پڑھائی جارہی ہے۔ یہ کتاب تین ضخیم جلدوں میں تالیف کی گئی ہے اور ہر جلد تقریباً 750 صفحات پر مشتمل ہے۔ اس تفسیر کی ایک نمایاں خصوصیت جو کہ اس کے نام سے ظاہر ہوتی ہے وہ یہ کہ بہت زیادہ آسان اور عام فہم اسلوب میں لکھی گئی اور مسلکی تعصب سے پاک ہے۔ اس کا ماخذ صرف اور صرف کتاب وسنت ہے۔ اس کے علاوہ چند خصوصیات درج ذیل ہیں:

1. انتہائی آسان اسلوب کی وجہ سے طلباء اساتذہ، علماء اور عوام کے لیے یکساں مفید ہے۔
2. بقدر ضرورت شیخ نے بعض آیات کی تفسیر میں ایک سے زائد مفاہیم کو بھی بیان کیا ہے۔ نیز مشکل کلمات کی وضاحت کرتے ہوئے لغوی اور اصطلاحی تعریف کو جابجا بیان کیا ہے۔
3. بعض آیات کی وضاحت کرتے ہوئے شیخ نے مکمل سبب نزول بیان کیا ہے کیونکہ قرآن کا ایک بہت بڑا حصہ اسباب نزول کے بغیر سمجھنا ممکن نہیں۔
4. نحوی، بلاغی اور عربی قواعد کے ذکر کرنے سے گریز کیا ہے۔
5. احکام فقہیہ میں مذاہب اربعہ کا التزام نظر آتا ہے۔
6. تفسیری اختلافات سے حتی الامکان اجتناب اور اسرائیلی روایات کو بھی حتی الامکان ذکر کرنے سے گریز کیا ہے۔
7. عقائد اور اسماء وصفات کی تشریح میں منہج سلف کی اتباع کو یقینی بنایا ہے۔
8. آیات کی تفسیر ایمانیات ثلاثہ توحید، رسالت اور آخرت کے ساتھ کرنے کا بہت زیادہ اہتمام کیا ہے تاکہ قاری قرآن کی ایمانی کیفیت میں اضافہ ہو اور فہم قرآن کی طلب کا جذبہ بیدار ہو۔ شیخ نے اس تفسیر میں ذاتی اجتہادات اور تعبیرات کو بہت کم بیان کیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ شیخ کے نزدیک دین اسلام کی اصل تعبیر و تشریح کتاب وسنت کے ساتھ وابستہ ہے۔

منہج واسلوب

شیخ ابوبکر الجزائری نے قرآن مجید کی تفسیر میں محدثین کا مشہور منہج اختیار کیا ہے۔ چنانچہ قرآن مجید کی آیات کی تفسیر تفسیر

القرآن بالقرآن، تفسیر القرآن بالحدیث، تفسیر القرآن باقوال الصحابہ اور تفسیر القرآن باقوال التابعین سے کرتے ہیں۔ مفسرین کے اقوال بغیر نسبت کے نقل کیے ہیں تاہم کہیں کہیں اصحاب الاقوال کا نام بھی تحریر کیا ہے۔ شیخ ابو بکر الجزائری کی تفسیر کے منہج واسلوب کے نمایاں پہلو یہاں بیان کیے جاتے ہیں:

- **شرح الکلمات:** آیات میں موجود مشکل کلمات جو کہ غیر واضح ہوں اس کی آسان لفظوں میں وضاحت کرنا۔
- **معنی الآیۃ:** اس عنوان کے تحت آیات کا اجمالی اور عام مفہوم بیان کیا ہے۔
- **مناسبۃ الآیات:** آیات کے مابین ربط و مناسبت کو بہت اہتمام کے ساتھ ذکر کیا ہے۔
- **شرح الجمل:** بعض مقامات پر مرکب کلمات کی تشریح و توضیح کا اہتمام بھی نظر آتا ہے۔
- **حکم الآیۃ:** آیات سے ماخوذ احکام کی بھی بعض مقامات پر وضاحت کی گئی ہے۔
- **ہدایۃ الآیۃ:** آیات سے ملنے والے عملی پیغام اور ہدایت کو بڑے التزام کے ساتھ انتہائی عام فہم اور سلف کے منہج کے مطابق بیان کیا ہے۔
- **اختلافات میں ترجیح:** مفسرین کے اختلافات میں ابن جریر طبری کی رائے کو ترجیح دینے کا التزام کئی مقامات پر نظر آتا ہے۔
- **اختلافات القراءۃ:** قرات کے اختلاف کو بہت کم بقدر ضرورت نقل کیا ہے۔
- **منظم تفسیر:** تفسیر کرتے ہوئے عموماً تین سے پانچ آیات کو ذکر کرتے ہیں اور پھر منظم انداز سے اس کی تفسیر کرتے ہیں۔

مصادر و مراجع

- جامع القرآن فی تفسیر القرآن لابن جریر طبری
- تفسیر الجلالین
- تفسیر المراغی
- تیسیر الکریم الرحمن لعبد الرحمن ابن ناصر السعدی

عقائد، عبادات اور معاشرت سے متعلق آیات کا اختصاصی مطالعہ

یوں تو شیخ الجزائری نے ہر ہر آیت کی تفسیر کے بعد اس سے مستنبط عملی پیغام ذکر کیا ہے جو کہ اس تفسیر کی ایک اہم ترین خصوصیت ہے تاہم یہاں دین کے بنیادی شعبہ جات جیسے ایمانیات، عبادات، اخلاقیات اور معاشرت کے چند ایک مقامات سے متعلقہ آیات کا اختصاصی مطالعہ پیش کیا جاتا ہے۔

ایمانیات

توحید

سورۃ البقرۃ کی آیت 163 کی تفسیر کے بعد اس کا عملی پیغام ان الفاظ میں دیا ہے:

لا إله إلا الله فلا تصح العبادة لغير الله تعالى لأنه لا إله حق إلا هو۔[4]

غیر اللہ کی عبادت درست نہیں کیونکہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے۔

اسی طرح سورہ آل عمران آیت نمبر 2 کی تفسیر کے بعد اس سے حاصل ہونے والا پیغام ان الفاظ میں ذکر کرتے ہیں:

تقرير ألوهية الله تعالى بالبراهين ونفي الألوهية عن غيره من سائر خلقه.[5]

یہ آیت اللہ تعالیٰ کی الوہیت کو قطعی دلائل سے ثابت کرتی ہے اور اللہ کے غیر ساری مخلوق سے الوہیت کی نفی کرتی ہے۔

رسالت

سورۃ الاعراف کی آیت 158 کی تفسیر کرنے کے بعد شیخ ابو بکر الجزائری رقم طراز ہیں کہ:

عموم رسالة النبي محمد ﷺ لكافه الناس عربهم وعجمهم أبيضهم وأصفرهم هداية الإنسان فرداً أو جماعة أو أمة إلى الكمال والإسعاد متوقفة على إتباع النبي محمد ﷺ۔[6]

نبی ﷺ کی رسالت تمام تر لوگوں کے لیے عام ہے چاہے وہ عرب ہوں، عجمی ہوں، گورے ہوں یا زرد۔ اور دوسرا پیغام یہ ہے کہ انسانیت کی مکمل سعادت اور خوش بختی نبی کریم ﷺ کی اتباع پر موقوف ہے۔

آخرت

سورۃ البقرۃ کی آیت نمبر 48 کی تفسیر کرنے کے بعد حاصل ہونے والا سبق ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں:

وجوب اتقاء عذاب يوم القيامة بالإيمان والعمل الصالح بعد ترك الشرك والمعاصي۔[7]

شرک اور ترکِ معاصی کے بعد قیامت کے عذاب سے بچاؤ ایمان اور عمل صالح کے ذریعہ ہی ممکن ہے۔

اسی طرح سورۃ الاعراف کی آیت 187 کی تفسیر کے ضمن میں فرماتے ہیں کہ:

علم الساعة إلى الله وحده فكل مسؤول عنها غير الله ليس أعلم من السائل.للساعة أشراط بعضها في الكتاب وبعضها في السنة وليس معنى ذلك أنه تحديد لوقتها وإنما هي مقدمات تدل على قربها فقط۔[8]

قیامت کا متعین علم صرف اللہ کو ہے البتہ قیامت کی بعض علامات کتاب اللہ میں اور بعض احادیث میں بیان کی گئی ہیں، جو قربِ قیامت کا علم دیتی ہیں تاہم متعین وقت کا علم نہیں دیتی۔

چنانچہ سورۃ الاعراف ہی کی آیت نمبر 10 کی تفسیر میں مصنف کے کلام کا حاصل ہے کہ یہ آیت یہ آیت عقیدہ بعث بعد الموت، قیامت کے دن سوال وجواب، اور وزن اعمال کو ثابت کرتی ہے۔[9] سورۃ البقرۃ آیت نمبر 254 میں تفسیر کے بعد ہدایات الآیات میں الجزائری جو اسباق اور ہدایات نقل فرماتے ہیں وہ یہ کہ اللہ کے دیے ہوئے مال میں سے کچھ نہ کچھ ضرور اللہ کے راستے میں خرچ کرنا چاہیے، اور دوسرا یہ ہے کہ غفلت سے بچتے ہوئے آخرت کی تیاری کے سلسلے میں اسباب نجات کا اہتمام کرنا چاہیے کہ جس دن کوئی مال نہ کوئی پہچان اور نہ کوئی سفارش کام آئیگی۔ نجات کے قوی ترین اسباب میں ایمان، عمل صالح اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے جہاد اور غیر جہاد میں مال خرچ کرنا ہے۔[10]

عبادات

نماز

سورۃ ہود آیت نمبر 114 کی تفسیر میں مفسر موصوف حاصل ہونے والا عملی سبق ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں:

بيان أوقات الصلوات الخمس إذ طرفي النهارهما الصبح وفيها صلاة الصبح والعشيّ وفيها صلاة الظهروالعصركماأن زلفاًمن الليل هي ساعاته فيهاصلاة المغرب والعشاء.بيان سنةالله تعالى في أن الحسنةتمحوالسيئةوفي الحديث"الصلاة إلى الصلاةكفارةلمابينهامالم تغش الكبائر۔[11]

اس آیت مبارکہ میں پانچ وقت کی نمازوں کے اوقات کا بیان ہے۔ دن کے دونوں سرے سے مراد فجر، ظہر اور عصر ہے اور رات کے حصے سے مراد مغرب اور عشاء ہے۔ یہ پیغام بھی دیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا طریقہ ہے کہ نیکی گناہ کو مٹا دیتی ہے چنانچہ ایک نماز دوسری نماز تک کے صغیرہ گناہوں کی معافی کا ذریعہ ہے۔

اسی طرح سورۃ بنی اسرائیل کی آیت 78 کی تفسیر کے بعد الجزائری لکھتے ہیں:

وجوب إقامة الصلاة وبيان أوقاتها المحددة لها۔[12]

یہ آیت اقامت صلوٰۃ کے وجوب اور اس کے مقرر کردہ اوقات کو بیان کرتی ہے۔

گویا نماز کے اوقات سے متعلق آیات بابرکات کی تفسیر میں مفسر ابو بکر الجزائری نہ صرف اس کے اوقات کی تحدید اور متعلقہ مباحث بیان کرتے ہیں بلکہ ساتھ ساتھ وقت پر نماز ادا کرنے کے فضائل کے ضمن میں وارد احادیث کی طرف اشارہ بھی کرتے ہیں جس سے یہ تفسیر ایک معتدبہ احادیثِ مبارکہ کا مجموعہ بھی معلوم ہوتی ہے۔

زکوٰۃ

سورۃ الاعراف کی آیت 156 میں مصنف الجزائری اس آیت کا پیغام ان الفاظ میں لکھتے ہیں:

بيان فضل تزكية النفس بعمل الصالحات وإبعادها عن المدسيات من الذنوب.وبيان فضل التقوى والأمر بالمعروف والنهي عن المنكر.[13]

نفس کا تزکیہ نیک اعمال کرنے اور برے اعمال سے دور رہنے سے ہوتا ہے اور اس میں تقویٰ، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔

اسی آیت کے پیغام کو مولانا اسلم شیخوپوری بھی بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت پوری کائنات پر سایہ فگن ہے، مگر اس کے حقیقی مستحق وہ لوگ ہیں جن کے اندر یہ تین صفات پائی جاتی ہیں، تقویٰ زکوٰۃ کی ادائیگی اور ایمان کامل۔[14] اسی طرح سورۃ توبہ کی آیت 60 کی تفسیر میں شیخ الجزائری لکھتے ہیں:

تقرير فرضية الزكاة.وبيان مصارف الزكاة.[15]

یہ آیت زکوٰۃ کی فرضیت کے ساتھ ساتھ اس کے مصارف کو بھی بیان کرتی ہے۔

سورۃ توبہ کی آیت 103 کی تفسیر کے بعد جو اسباق مفسر موصوف نے بیان فرمائے ہیں ان کے مطابق صدقہ گناہوں کی معافی کا ذریعہ ہے اور روح کو حرص اور بخل جیسے گناہ سے پاک کرتا ہے۔ جو کسی مسلمان سے صدقہ میں کوئی چیز لے اسے چاہیے کہ اس دینے والے کے لیے ان الفاظ میں دعا کرے: "اللہ تعالیٰ آپ کو صدقہ دینے پر اجر دے اور جو تیرے پاس مال باقی ہے اس میں برکات عطا کرے۔"[16]

روزہ

سورۃ البقرۃ کی آیت 183 اور 184 جو روزہ اور اس سے متعلق احکام کے بارے میں ہیں کی تفسیر میں مفسر ابو بکر الجزائری نے احکام اور اسباق ان الفاظ میں نقل کیے ہیں کہ یہ آیات فرضیت صیام کا پیغام دینے کے ساتھ ساتھ اس بات کی طرف راہنمائی کرتی ہے کہ روزہ سے مقصود تقویٰ کی تربیت ہے اور روزہ گناہوں کی معافی کا ذریعہ ہے۔ مریض اور مسافر کے لیے روزہ چھوڑنے کی گنجائش ہے۔ اسی طرح حاملہ اور دودھ پلانے والی دونوں عورتوں کے لیے قضاء کے وجوب کے ساتھ افطار کی گنجائش ہے تاہم شیخ فانی اور ایسا مریض جس کے روبصحت ہونے کی امید نہ ہو دونوں کے لیے بغیر قضاء کے وجوب کے افطار کی گنجائش ہے۔ البتہ ان دونوں پر فدیہ

ہو گا۔اس کے علاوہ ان آیات کا اہم ترین پیغام یہ ہے کہ روزہ میں بہت سارے دینی اور اجتماعی فوائد ہیں جن کی طرف اللہ تعالیٰ نے إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ کے الفاظ سے اشارہ کیا ہے۔[17] اسی طرح روزہ سے متعلق سورۃ البقرۃ کی آیت نمبر 185 سے ماخوذ جو اسباق نقل کیے ہیں وہ بالترتیب درج ذیل ہیں:

- ماہِ رمضان اور قرآن کی فضیلت۔
- مکلفین پر رمضان کے روزوں کا وجوب۔
- مریض جسے مرض بڑھنے یا ہلاکت کا اندیشہ ہو اور مسافر کے لیے رخصت۔
- عذر کی بنا پر روزہ چھوڑنے والے پر قضاء کا وجوب۔
- روزہ کے باب میں دی گئی رخصت کی بنا پر شریعتِ اسلامیہ کا یسر اور عدمِ حرج کا پہلو نمایاں ہونا۔
- شبِ عید اور عید کے دن تکبیرات کی مشروعیت جو کہ ایک طرح سے ہدایتِ اسلام کی نعمت کا اظہارِ تشکر بھی ہے۔
- اطاعت و شکر گزاری کی ترغیب۔[18]

حج

حج سے متعلق سورۃ البقرۃ کی آیت نمبر 196 کی تفسیر کے بعد ہدایۃ الآیات کے عنوان کے تحت لکھتے ہیں:

1-وجوب إتمام الحج والعمرة لمن شرع فيهما بالإحرام من الميقات وإن كان الحج تطوعاً والعمرةغير واجبة-2-بيان حكم الإحصاروهوذبح شاةمن مكان الإحصارثم التحلل بالحلق أو التقصيرثم القضاءمن قابل إن تيسرذلك للعبد لأن الرسولﷺقضى هووأصحابه العمرة التي صدوا فيهاعن المسجدالحرام عام الحديبية.3-بيان فدية الأذى:وهي أن من ارتكب محظوراً من محظورات الإحرام بأن حلق أولبس مخيطاًأوغطى رأسه لعذروجب عليه فديةوهي صيام أو إطعام أو ذبح شاة.4-بيان حكم التمتع،وهوأن من كان من غير سكان مكةوالحرم حولها إذا أحرم بعمرة في أشهر الحج وتحلل منهاوبقي في مكةوحج من عامه أن عليه ذبح شاةفإن عجز صام ثلاثةأيام في مكةوسبعة في بلاده.5-الأمر بالتقوى وهي طاعة الله تعالى بامتثال أمره و اجتناب نهيه، والتحذير من "تركها لما يترتب عليه من العقاب الشديد۔[19]

ان آیات میں مندرجہ ذیل عملی اسباق ہیں:

- جو شخص میقات سے احرام باندھ کر حج یا عمرہ کی نیت کرے اس پر ان کا پورا کرنا لازم ہے اگرچہ نفلی حج اور عمرہ ہی کیوں نہ ہو۔
- محصر کا حکم بیان کیا ہے کہ محصر وہ شخص ہے کہ جو ایسے حالات میں گھر جائے کہ اس کے لیے حج اور عمرہ کی ادائیگی ممکن نہ رہے اس کے لیے حکم یہ ہے کہ وہ مقام احصار میں کسی بھی جانور کی قربانی دے کر حلق یا قصر کے بعد احرام سے نکل جائے اور آئندہ جب بھی ممکن ہو اس کی قضاء کرلے۔
- ممنوعات احرام کا مرتکب ہونے پر اس پر فدیہ واجب ہو گا۔ روزے رکھنا، کھانا کھلانا یا بکری ذبح کرنا ہے۔
- تمتع کا حکم ذکر کیا ہے کہ جو شخص حدود حرم سے باہر کا رہائشی ہو، اشہر حج میں عمرہ کرے، پھر حلال ہو کر مکہ میں ہی رہے اور اسی سال حج کرے تو اس پر فدیہ کے طور پر بکری کا ذبح کرنا واجب ہے۔ اگر عاجز ہو تو تین روزے مکہ میں ہی رکھے اور باقی سات حج سے فارغ ہونے کے بعد اپنے شہر میں رکھے۔

- حج سے متعلقات تعلیمات پر عمل یقینی اور اس کی خلاف ورزی سے بچنا چاہیے اس لیے کہ اللہ کا عذاب بہت سخت ہے۔

اسی طرح سورۃ البقرۃ کی آیت 198، 197 اور 199 کی تفسیر کرنے کے بعد جو نتائج اخذ کیے ہیں وہ یہ ہیں:

- رفث، فسوق اور جدال کی حرمت حالتِ احرام میں۔
- نیک اعمال کا اہتمام کیونکہ نیک اعمال کی حج سے خصوصی مناسبت ہے۔
- حجاج کے لیے تجارت کی اجازت تاہم حج کا بنیادی مقصد یہ نہ ہو۔
- مناسکِ حج کی ادائیگی میں تمام حجاج کے مابین مساوات کیونکہ یہ عبادت عالمِ اسلام کے اتحاد و مساوات کی عملی جھلک ہے۔
- شعائر اللہ کی تعظیم، نیک اعمال اور استغفار کی ترغیب۔[20]

معاشرت

حسن سلوک

سورۃ البقرۃ کی آیت 83 کی تفسیر میں شیخ الجزائری نے آیت سے حاصل ہونے والا سبق ان الفاظ میں بیان کیا ہے:

وجوب الإحسان إلى الوالدين ولذوي القربى واليتامى والمساكين.ووجوب معاملة الناس بحسن الأدب۔[21]

والدین، رشتہ داروں، یتیموں اور مساکین کے ساتھ حسن سلوک واجب ہے۔ ہر انسان کے ساتھ گفتگو اور معاملات میں حسن ادب کو ملحوظ رکھنا چاہیے۔

اسی طرح سورۃ لقمان کی آیت 19 سے اسباق اخذ کرتے ہیں کہ یعنی اکڑ کر چلنا اور تکبر کرنا حرام ہے۔ دونوں میں اعتدال کا حکم ہے۔ چال میں اعتدال یہ ہے کہ دھیمی چال ہو متکبرانہ چال نہ ہو اور آواز میں اعتدال یہ ہے کہ بہت زیادہ بلند اور نہ ہی بہت زیادہ آہستہ ہو بلکہ بقدر ضرورت بلند ہو۔[22]

آداب مجلس

سورۃ المجادلۃ کی آیت 11 میں مجالس میں وسعت اور کشائش اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ شیخ الجزائری مذکورہ آیت کی تفسیر کے بعد یہ سبق اخذ کرتے ہیں کہ مجلسِ علم ہو یا ذکر اس میں وسعت اور کشادگی اختیار کرنا پسندیدہ اور مرغوب امر ہے جس کی قرآن تلقین کرتا ہے۔[23]

معاشرتی احکام و آداب

سورۃ الحجرات کو معاشرتی آداب و احکام کے حوالے سے ایک نمایاں مقام حاصل ہے۔ ادب النبی ﷺ کی بات ہو یا اصلاح بین المسلمین، سورۃ مبارکہ میں ایسے امور کا حکم دیا گیا ہے جو معاشرے میں اخوت و مودت اور ہمدردی و خیر خواہی کے جذبے کو پروان چڑھا سکتے ہیں۔ شیخ الجزائری نے سورۃ کی آیت 9 سے 13 تک مستفاد ہونے والے دس معاشرتی احکام نقل کیے ہیں جو درج ذیل ہیں:

1. مسلمانوں کے مابین فساد یا انتشار کی صورت میں جلد اصلاح کی کوشش کرنی چاہیے۔
2. جب کوئی جماعت بغاوت یا سرکشی کی مرتکب ہو تو اس کو راہ راست پر لانے کے لیے مسلمانوں کا باہمی تعاون ضروری ہے۔
3. اخوتِ اسلامی کو اجاگر اور قول و عمل سے اس کو ثابت کرنا ضروری ہے۔
4. مذاق اڑانا، عیب جوئی کرنا، ایک دوسرے کو برے القاب سے پکارنا اور دوسرے کی تحقیر حرام ہے۔

5. ہر ایسے گمان سے جس پر قوی قرینہ یا حال دلالت نہ کرے اجتناب ضروری ہے۔
6. تجسس حرام ہے۔
7. غیبت اور چغل خوری بھی حرام ہے۔
8. حسب و نسب پر تفاخر حرام ہے۔ یہ باہمی تعارف کا ذریعہ ہے۔
9. عزت و شرف صرف تقویٰ ہی کے ذریعے ممکن ہے۔
10. مسلمانوں کے درمیان فیصلے کرتے ہوئے عدل و انصاف کو یقینی بنانا ضروری ہے۔[24]

افواہوں سے اجتناب

کسی بھی معاشرے میں افواہوں کا پھیلنا ایک عام سی بات ہے تاہم یہ نقصان دہ تب ہوتا ہے جب ان پر بلا تحقیق کان دھر لیے جائیں اور انہیں سچ تسلیم کر لیا جائے۔ یہ طرزِ عمل ہر طرح سے منفی اور نقصان کا باعث ہو سکتا ہے یہی وجہ ہے کہ شریعتِ اسلامیہ ہر سنی سنائی بات پر عمل سے قبل اس کی تحقیق و تصدیق کا حکم دیتی ہے۔ یہی بات شیخ الجزائری سورۃ النساء کی آیت 83 کی تفسیر میں ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں:

أكثر الناس يتأثرون بما يسمعون إلا القليل من ذوي الحصافة العقلية والوعي السياسي.[25]

ارباب علم و عقل کے سوا اکثر لوگوں کا حال یہ ہے کہ وہ محض سنی سنائی باتوں سے فوراً متاثر ہو جاتے ہیں اور ان کی حقیقت تک پہنچنے کی تکلیف قطعاً گوارہ نہیں کرتے۔

معلوم ہوا کہ سنی سنائی باتوں پر عمل سے قبل ان کی تصدیق ضروری ہے۔ یہ نادان اور ناسمجھ لوگوں کا طرزِ عمل ہے جبکہ اہلِ علم و دانش عمل سے قبل تحقیق کرتے ہیں اور پھر اس کے مقتضیٰ پر عمل بجا لاتے ہیں۔

قوموں کا عروج و زوال

سورۃ رعد کی آیت نمبر 11 کی تفسیر میں شیخ ابو بکر الجزائری قوموں کے زوال کی وجہ ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں:

بيان سنة أن النعم لا تزول إلا بالمعاصي.[26]

کوئی بھی قوم نعمت اور عافیت سے اس وقت محروم ہوتی ہے جب گناہوں میں ابتلاء عام ہو جاتا ہے۔

گویا کہ گناہوں میں مبتلا ہونا اور کفرانِ نعمت وہ اسباب ہیں جو کسی بھی ترقی یافتہ قوم کے عروج کو زوال میں بدلنے میں کے لیے کافی ہیں۔ کچھ یہی بات مولانا اسلم شیخوپوری اپنی تفسیر تسہیل البیان میں اس انداز میں پیش کرتے ہیں:

قوموں کے عروج و زوال کے لیے اللہ کے ہاں طے شدہ اصول و ضوابط ہیں۔ نہ تو اس میں حسب و نسب کا کوئی دخل ہے اور نہ ہی اتفاقات کا۔ اقوال عالم کی عزت و ذلت، خوشحالی و بدحالی بھی سنت الہیہ کے تابع ہے۔ کسی قوم کو نعمت اور عافیت سے اس وقت محروم کیا جاتا ہے جب وہ قوم اپنے عدل کو ظلم میں، اطاعت کو بغاوت میں، اعتدال کو افراط و تفریط میں، جہد و سعی کو غفلت و عیاشی میں، محبت و اخوت کو نفرت و عداوت میں اور غیرت و حمیت کو ضمیر فروشی اور بے حمیتی میں تبدیل کر لیتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب کسی قوم کی اکثریت اللہ کی نافرمانی پر چل پڑتی ہے چند ایک صالحین کے باوجود ان پر اللہ کا عذاب نازل ہوتا ہے، جس کی لپیٹ میں صالحین بھی آ جاتے ہیں۔[27]

معلوم ہوا کہ ترقی اور عروج ملنے پر معاشرہ اور افرادِ معاشرہ یعنی اس قوم کو شکر اور اطاعت کی اجتماعی روش اپنانی چاہیے۔ چند ایک افراد اگرچہ اس پر عمل پیرا ہوں لیکن بحیثیت مجموعی معاشرہ نافرمانی کی راہ پر گامزن ہو تو معدودے چند لوگوں کی عبادت و پارسائی قومی زوال کو نہیں روک سکتی کیونکہ سنت اللہ یہی ہے کہ معاشرتی زوال کے اسباب اجتماعی ہوتے ہیں نہ کہ انفرادی۔ تاہم اس کے لیے ضروری ہے کہ ہر ہر فرد کی دینی تربیت پر زور دیا جائے کیونکہ معاشرہ افراد کے ہجوم ہی کا نام ہے اور افراد کی صالحیت معاشرتی صالحیت کی ضمانت ہے۔

نتائج بحث

تفسیر "ایسر التفاسیر" شیخ ابو بکر الجزائری کی مختصر لیکن اسرار و معارف اور ہدایات سے لبریز تفسیر ہے۔ اس کی نمایاں خصوصیات یہ ہیں کہ اس کا اسلوب نہایت آسان ہے جو عوام اور خواص دونوں کے لیے یکساں مفید ہے۔ عملی پیغام کے حوالے سے مصنف نے انتہائی مختصر تعبیر استعمال کی ہے۔ فقہی احکام اور دیگر مسائل جو عقائد سے متعلق ہیں ان کی تشریحات میں منہج سلف کی اتباع کا التزام نظر آتا ہے۔ تفسیر کے اساسی منہج میں آیات کے درمیان ربط و مناسبت کا التزام، آیات کے مشکل کلمات کی وضاحت، آیات سے ماخوذ اسباق کی وضاحت اور آیات سے ملنے والے عملی پیغام و ہدایات کو التزام کے ساتھ انتہائی عام فہم اسلوب میں بیان کرنا اہم ہیں۔ اختصاصی مطالعہ کے انتخاب میں دین کے بنیادی شعبہ جات یعنی ایمانیات، عبادات اور معاشرت سے متعلق متعدد آیات کی تفسیر کا انتخاب کیا گیا جس کا مقصد یہ ہے کہ اس تفسیر کو بنیاد بناتے ہوئے اس تفسیر پر دوسری زبانوں بالخصوص اردو میں اس طرز کا کوئی کام ہو جائے تاکہ عوام کو قرآن کریم کی آیات کے عملی پیغام اور ہدایات پر عمل کرنے میں آسانی ہو۔

حوالہ جات و حواشی

1 مالک بن انس، الامام، **المؤطا**، (بیروت: دار احیاء التراث العربی، 1406ھ)، کتاب القدر، باب النہی عن القول بالقدر، رقم الحدیث: 1727۔

2 سورۃ آل عمران 3:103۔

3 جماعۃ، **المعجم الجامع فی تراجم العلماء وطلبۃ العلم المعاصرین**، (جدۃ: مکتبۃ جدۃ، سن ندارد)، 1/4۔

4 الجزائری، ابو بکر جابر بن موسی، **ایسر التفاسیر**، (قاہرۃ: دار ابن جوزی، 1435ھ)، 1/97۔

5 ایضاً، 1/194۔

6 ایضاً، 1/600۔

7 ایضاً، 1/38۔

8 ایضاً، 1/612۔

9 ایضاً، 1/539۔

10 ایضاً، 1/166۔

11 ایضاً، 2/48/۔

12 ایضاً، 2/245۔

13 ایضاً، 1/597۔

14 شیخوپوری، محمد اسلم، مولانا، **تسہیل البیان فی تفسیر القرآن**، (کراچی: مکتبہ حلیمیہ، 2008ء)، 3/180۔

15 الجزائری، **ایسر التفاسیر**، 1/684۔

16 ایضاً، 1/707۔

17 ایضاً، 1/111۔

18 ایضاً، 1/113۔

19 ایضاً، 1/122۔

20 ایضاً، 1/124۔

21 ایضاً، 1/56۔

22 ایضاً، 2/722۔

23 ایضاً، 3/489۔

24 ایضاً، 3/369۔

25 ایضاً، 1/347۔

26 ایضاً، 2/102۔

27 شیخوپوری، **تسہیل البیان فی تفسیر القرآن**، 4/378۔